از عدالتِ عظمیٰ

کانشی رام

بنام

اوم پرکاش جوال اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 15 اپریل 1996

[کے راما سومی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

خصوصی ریلیف ایکٹ، 1963:

غیر منقولہ جائیداد کے معاہدے کی مخصوص کارکردگی-ڈگری کی منظوری-خودکار نہیں-صوابدید اصولوں پر عمل کرنے کی صوابدید میں سے ایک-عدالت دونوں فریقوں کے لیے انصاف، مساوات، نیک ضمیر اور انصاف پسندی سے رہنمائی کرے گی۔

جب فریق نے نقصان کے لیے متبادل دادرسی کا دعویٰ کیا تھا، تو عدالت **تنفیذِ مختص** کا حکم دینے کے بجائے نقصان کے لیے متبادل ڈگری جاری کرنے میں **حق بجانب** تھی۔

ایس رنگارجو نائیڈو بنام ایس تھروور کرسو، اے آئی آر (1995) ایس سی 1769 کا حوالہ دیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7499، سال 1996۔

آر ایف اے نمبر 217، سال 1972 میں دہلی عدالت عالیہ کے 18.4.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے مکل روہتاگی اور منیندر سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے آر سی پاٹھک۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آر ایف اے نمبر 72/217 میں دہلی عدالت عالیہ کے 18 اپریل 1995 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ 7 اپریل 1969 کو فروخت کا معاہدہ انجام دیا گیا تھا تاکہ دیانند کالونی، لاجپت نگر، نئی دہلی میں واقع 100 مربع گز کے اراضی کے پلاٹ پر جائیداد کو 16,000 روپے میں پہنچایا جا سکے اور 2500 روپے بطور بقایا زر بیعانہ کیے گئے۔ مدعا علیہ نے 13 جولائی 1970 کو **تنفیذ مختص** کے لیے دعویٰ دائر کیا اگر معاہدہ ہوا اور یہ بھی دعوی کیا کہ متبادل طور پر 12,00 روپے کی رقم کو نقصان پہنچایا جائے اور اس پر سود ادا کیا جائے۔ درج ذیل عدالتوں نے **تنفیذ مختص** کے لیے ڈگری جاری کیا ہے۔ اس طرح خصوصیاجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے منصفانہ طور پر دلیل دی ہے کہ معاہدے کی **تنفیذ مختص** عدالت کی صوابدید اندر رہے اور یقینا یہ کوئی معاملہ نہیں ہے۔ عدالتوں کو **تنفیذ مختص** کے لیے ڈگری جاری کرنے میں قانون کے ٹھوس اصولوں پر صوابدید کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایکوئٹی پر کام کرنے کی صورت میں، عدالتیں کسی مناسب معاملے میں، **تنفیذ مختص** کے لیے ڈگری دینے کے بجائے متبادل ریلیف دیں گی۔ اس کی متبادل حمایت میں، اس نے ایس رنگار جو نائیڈو بنام ایس تھرو ور کرسو، اے آئی آر (1995) ایس سی 1769

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ اپیل کنندہ متبادل ریلیف کے طور پر 10 لاکھ روپے کی رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہے؛ حالانکہ مدعاعلیہ نے اس فاصلے پر **تنفیذِ مختص** دینے کے بجائے 12,000 روپے کا دعوی کیا جو کہ غیر منصفانہ، غیر مساوی اور غیر منصفانہ ہو گا۔

جواب دہندگان کے ماہر وکیل کی طرف سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ نے بقایا رقم حاصل کر لی تھی اور وہ ہمیشہ معاہدے کے اپنے حصے کو انجام دینے کے لیے تیار اور تیار تھا جس کے نتیجے کی نیچے دونوں عدالتوں نے تصدیق کی تھی۔ اپیل کنندہ نے سیل ڈیڈ پر عمل درآمد سے گریز کیا تھا۔ اس لیے، نیچے کی عدالتوں نے صحیح طور پر ڈگری نامہ منظور کیا ہے؛ اور نیچے کی عدالتوں کے ذریعے دیے گئے ڈگری نامے میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں ہے۔

اس مقدمے کے حقائق اور تعلیم یافتہ وکیل کی طرف سے خطاب کردہ دلائل کے حوالے سے، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا مخصوص کارکردگی کے لیے ڈگری دینا منصفانہ، منصفانہ اور منصفانہ ہو گا؟ یہ سچ ہے کہ مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران جائیداد کی قیمتوں میں اضافہ **تنفیذِ مختص** کے لیے دعویٰ ڈگری دینے سے انکار کرنے کے لیے واحد غور نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ یکساں طور پر طے شدہ قانون ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کے معاہدے کی **تنفیذِ مختص** کے لیے ڈگری دینا خودکار نہیں ہے۔ صحیح اصولوں پر عمل کرنا صوابدید میں سے ایک ہے۔ جب عدالت مساوات کے دائرہ اختیار میں آتی ہے، تو یہ دونوں فریقوں کے لیے انصاف، مساوات، نیک ضمیر اور انصاف پسندی سے رہنمائی کرے گی۔ اس نقطہ نظر سے، اس حقیقت کے پیش نظر کہ مدعاعلیہ نے خود ہرجانے کے لیے متبادل ریلیف کا دعوی کیا تھا، ہم سمجھتے ہیں کہ عدالتیں **تنفیذِ مختص** کا حکم دینے کے بجائے ہرجانے کے لیے متبادل ڈگری دینے میں اچھی

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

طرح سے جائز ہوتیں جو غیر حقیقی اور غیر منصفانہ ہوتی۔ ان حالات میں، ہم یہ مانتے ہیں کہ **تنفیذِ مختص** کا ڈگری اپیل کنندہ کے لیے غیر مساوی اور غیر منصفانہ ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اپیل کنندہ پانچ سال تک جائیداد دوبارہ فروخت نہیں کرے گا۔ مدعی مدعا علیہ کو آج سے تین ماہ کی مدت کے اندر 10 لاکھ روپے کی رقم ادا کی جائے گی۔ اگر مدعی مدعا علیہ مقررہ وقت کے اندر رقم کی وصولی سے بچتا ہے، تو اپیل کنندہ کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ اسے ٹرائل کورٹ میں مدعی کے کریڈٹ میں جمع کرے۔ ڈیفالٹ ہونے کی صورت میں ڈگری نامے کی تصدیق ہو جائے گی۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document